REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۴۵/۱۰ | ۳۱ اخاء ۱۳۳۵ ہش ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۵۵

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۰ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

# فیض الرحمٰن صاحب فیضی کے متعلق مشروط معافی کا اعلان

### رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

ملک فیض الرحمٰن صاحب فیضی نے اپنے بھائی ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم اور اپنے بہنوئی راجہ علی محمد صاحب کی موجودگی میں اپنے لئے معافی طلب کی۔ اور خادم صاحب نے کہا کہ اس دفعہ آپ معاف کر دیں۔ آئندہ ان کے خلاف کوئی شکائت نہیں پیدا ہوگی۔ اس پر میں نے ان سے وعدہ کیا کہ میں انہیں مشروط معافی دے دونگا اور وہ شرطیں یہ ہیں :۔

(۱) وہ الفضل میں اپنے ان رشتہ داروں سے براءت کا اظہار کریں۔ جو مخالفت کر رہے ہیں۔ جیسے ملک عزیز الرحمٰن اور بشیر رازی

(۲) اسی طرح ان دوسرے لوگوں سے جو فتنہ پیدا کر رہے ہیں۔ مگر معافی صرف اس بات کی ہوگی۔ کہ میں اپنے دل میں ان سے خفگی دور کر دوں گا۔ اور آئندہ ان کو خادم صاحب اپنی والدہ صاحبہ اپنی بڑی ہمشیرہ صاحبہ اور راجہ علی محمد صاحب سے نیز اپنے خسر اور ساس سے ملنے کی اجازت ہوگی ؛

لیکن معافی کے یہ معنے نہیں ہوں گے۔ کہ اُن ریزولیوشنوں کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ، انجمن لاہور، انجمن ربوہ اور دیگر جماعتوں نے پاس کئے ہیں۔ وہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی طرح اگر ان کو توفیق ملے احمدیہ مسجد میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن اپنے مذکورہ بالا رشتہ داروں کے سوا عام احمدیوں سے ان کو میل جول کی اجازت نہیں ہوگی۔ سوائے اس کے کہ ایک لمبے تجربہ کے بعد ریزولیوشنوں کا کوئی اور حصّہ بھی ان کے متعلق منسوخ کر دیا جائے۔ خادم صاحب نے مجھے کہا ہے کہ شاید فیضی صاحب کے بھائیوں نے کوئی بات کہی ہوگی جس کے متعلق مرزا منظور احمد صاحب سمجھے کہ فیضی صاحب نے کہی ہوگی میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں مرزا منظور احمد صاحب اور طاہر احمد کے بیان کو سچا سمجھتا ہوں۔ اگر خادم صاحب کی اس بات کو تسلیم کیا جائے۔ کہ ان کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ تو یہ اصول بھی آئندہ کے لئے تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ اگر کوئی شہادت ایسی ملے جسمیں شہادت دہندہ کسی ایک شخص کے متعلق خیال کرتا ہو کہ اس نے سلسلہ کی ہتک کی ہے۔ تو خادم صاحب کے اوپر کے استدلال کے مطابق خاندان کے دوسرے افراد کے متعلق بھی جو اس مجلس میں شامل ہوں فیصلہ کیا جائے کہ وہ بھی اس فتنہ میں شامل ہیں۔ کیونکہ غلط فہمی دونوں طرف لگ سکتی ہے کیونکہ جس طرح مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے متعلق یہ غلط فہمی ہو سکتی ہے کہ فلاں نہیں فلاں نے بات کی ہوگی۔ اسی طرح یہ غلط فہمی بھی ہو سکتی ہے کہ جس کے متعلق شبہ ہو کہ اس نے بات کی ہے اس نے نہیں باقیوں نے کی ہوگی۔

خاکسار

مرزا محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

۲۹/۱۰/۵۶

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۵۶ء

# عقیدے کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے

پچھلے دنوں میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ کا ایک بیان اخبارات میں شائع ہوا تھا۔ اس بیان کی بظاہر تردید دولتانہ صاحب نے کی ہے۔ ذیل میں ہم ایک لاہوری روزنامہ سے اس کے متعلق خبر نقل کرتے ہیں۔

"لاہور۔ مسلم لیگ کے ایک ممتاز رہنما میاں ممتاز محمدؐ خاں دولتانہ کے متعلق لاہور کے متعدد اخبارات میں یہ خبر شائع کی تھی۔ کہ میاں ممتاز دولتانہ نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ "جو شخص اپنے آپ مسلمان کہلائے۔ وہ مسلمان ہے۔ اور قادیانیوں کو میں مسلمان سمجھتا ہوں"۔

میاں ممتاز دولتانہ کے اس بیان پر "نوائے پاکستان کے ۲۲ر اکتوبر کے شمارہ میں ایک اداراتی نوٹ تحریر کرکے جناب دولتانہ کو اس بیان کی طرف متوجہ کیا گیا۔ تو آپ نے درج ذیل بیان بغرض اشاعت ارسال فرمایا ہے:۔

"مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ روزنامہ "نوائے پاکستان" کے اداریہ میں مورخہ ۲۲ ۱۰/۵۶ میں میری طرف ایک بیان منسوب کیا گیا ہے۔ جس کی مجھے پُر زور تردید کرنا ہے۔ مفروضہ بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ صحافیوں کے اجتماع میں میں نے اس امر پر کہ کون مسلمان ہے اور کون مسلمان نہیں۔ ایک فتوےٰ صادر کرنے کی جرأت کی ہے۔

یہ بات بالکل درست نہیں۔ کیونکہ میری حقیر رائے میں کسی کے عقیدے کی صحت کا فیصلہ یا تو ایک ایسا فقیہہ کر سکتا ہے۔ جسے عامۃ المسلمین کا اعتماد حاصل ہو۔ یا اس کا فیصلہ خود ملت اسلامیہ کا اجماع کر سکتا ہے۔ مجھ جیسے ایک گنہگار کا کسی اور بندۂ خدا کے ایمان پر مسکت فیصلہ دینا ایک گناہ سے کچھ کم نہیں۔ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں میرا اپنا ایمان اگر قبولیت حاصل کرلے۔ تو میں دین اور دنیا سے سرخرو ہو گیا۔

صحافیوں کی جس مجلس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا تعلق مخلوط یا جداگانہ انتخاب کے سلسلہ میں تھا۔ میری رائے میں آج پاکستان اور مسلمانانِ پاکستان کی سیاسی زلیست اور استحکام کا انحصار جداگانہ انتخاب کے قبول پر ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ ایسے بزرگ جو مجھ سے زیادہ راسخ اور صالح ہوتے ہوئے ابھی تک جداگانہ انتخاب کو اپنی سیاست کا ایک جزوِ ایمان نہیں بنا سکے۔ وہ دیگر غیر متعلقہ مسائل کو چھیڑ کر قوم کو غلط مبحث کا شکار کیوں کرتے ہیں۔

میں دین کے مسئلہ پر فتویٰ صادر نہیں کر سکتا۔ اپنی رائے ایک گنہگار مسلمان کی حیثیت سے ضرور رکھ سکتا ہوں۔ اور اس سلسلہ میں باوجود ان تمام مشکلات اور تکالیف کے جو نتیجتہً مجھے سہنا ہوئیں۔ میں نے اپنی ذاتی رائے کو کبھی نہیں چھپایا۔ میرا ذاتی ایمان ہے کہ جو شخص حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ختم نبوت پر عقیدہ نہیں رکھتا۔ اس کے عقیدے اور میرے اسلام میں دُور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔ ۱۹۵۳ء میں اسی خیال کے اظہار کی وجہ سے مجھے فولادی طاقتوں کی مخالفت سہنا پڑی۔ آج بھی اس کا خمیازہ کیا کچھ نہ ہو۔ میرا ایمان وہی ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا۔

مگر خدارا ایک ثانوی مسئلہ اٹھا کر جداگانہ انتخاب کے سلسلہ میں مسلمانوں کی محب الوطن تحریک کو مبہم نہ کیجئے۔ لوگ کہیں یہ نہ کہیں۔ کہ حیرت ہے کہ مسلمان اور غیر مسلمان کا مسئلہ وہ اٹھاتے ہیں۔ جو غیر مسلم اور مسلم کو سیاسی طور پر مخلوط کرنے پر رضامند ہیں۔"

میاں صاحب کے اس بیان سے جو باتیں واضح ہوتی ہیں۔ وہ حسب ذیل ہیں:

(۱) وہ دین کے مسئلہ میں فتویٰ صادر نہیں کر سکتے۔

(۲) ان کے نزدیک یہ کام ایک ایسا فقیہہ کر سکتا ہے۔ جسے عامۃ المسلمین کا اعتماد حاصل ہو۔ یا اس کا فیصلہ خود ملت اسلامیہ کا اجماع کر سکتا ہے۔

(۳) یہ مسئلہ غیر متعلق ہے۔ جو لوگ یہ مسئلہ اٹھاتے ہیں۔ وہ محب الوطن تحریک کو مبہم کرتے ہیں۔

جہاں تک ۱ کا تعلق ہے۔ میاں صاحب نے درست کہا ہے۔ نمبر ۳ بھی درست ہے۔ لیکن ۲ اس لحاظ سے صحیح نہیں ہے۔ کہ کون مسلمان ہے یا کون نہیں اس کا فیصلہ نہ تو کوئی فقیہہ خواہ وہ کتنا ہی اعتماد رکھتا ہو اور نہ کوئی اجماع کر سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے عقیدہ کی صحت کا تعلق اپنی ذات کے ساتھ وابستہ رکھا ہے۔ اور کسی انسان کو دوسروں کے بیان کردہ عقیدہ کی چھان بین یا تردید کا اختیار نہیں دیا۔ یہاں تک کہ خود سرورِ کائنات خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بھی ارشاد ہوتا ہے۔ کہ لست علیھم بمصیطر۔ یعنی آپ لوگوں پر فوجدار نہیں۔ لست علیھم بوکیل یعنی آپ کسی پر وکیل نہیں ہیں۔ وما علیک الا البلاغ۔ یعنی آپ کا فرض صرف تبلیغ ہے اور بس۔

حقیقت یہ ہے کہ عقیدہ کا تعلق دل سے ہوتا ہے۔ اور دل کا حال صرف اللہ تعالیٰ ہی جان سکتا ہے۔ کیونکہ صرف اسی کو غیب کا علم ہے۔ اور کوئی انسان خواہ وہ کتنا ہی اللہ تعالےٰ کے نزدیک ہو۔ صرف اسی قدر غیب کا علم رکھ سکتا ہے۔ جس قدر اللہ تعالےٰ اسے دینا مناسب سمجھتا ہے۔

یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بشیءٍ من علمہٖ الا بما شاء۔

یعنی اللہ تعالیٰ انسان کے آگے پیچھے کا تمام حال جانتا ہے۔ اور انسان اس کے علم میں سے کسی چیز پر احاطہ نہیں کر سکتے۔ سوا اس کے جس قدر اللہ تعالےٰ چاہتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب ایک صحابیؓ نے ایک ایسے شخص کو میدانِ جنگ میں اس بنا پر کہ وہ جان بچانے کے لئے مسلمان ہوا ہے۔ قتل کر دیا۔ جس نے اس کے سامنے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا تھا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی۔ تو آپ صحابیؓ پر ناراض ہوئے۔ اور فرمایا کہ "کیا تم نے اس کا دل پھاڑ کر دیکھ لیا تھا؟"

اس حدیث سے اور قرآن کریم اور بہت سی دیگر احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت خواہ وہ فقیہہ ہو۔ بڑے سے بڑا اجماع ہو۔ یا اسلامی حکومت ہی کیوں نہ ہو۔ اس کو غیر مسلم قرار نہیں دے سکتی۔

اس لئے اس حد تک ہم میاں ممتاز محمدؐ صاحب دولتانہ کی تائید نہیں کر سکتے۔ کہ کوئی فقیہہ یا اجماع دوسروں کے عقائد کی تحقیقات کر سکتے ہیں۔ اور فیصلہ دے سکتے ہیں۔ نہ صرف میاں صاحب خود جیسے کہ انہوں نے کہا ہے۔ ایسا نہیں کر سکتے۔ بلکہ کوئی اور انسان بھی یا انسانوں کا بڑے سے بڑا گروہ بھی بلکہ سارے انسان مل کر بھی ایسا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار اپنے سوا کسی کو نہیں دیا۔ جیسا کہ ہم پہلے کسی قدر وضاحت کر چکے ہیں۔

البتہ میاں صاحب نے جو اپنے بیان میں یہ فرمایا ہے۔ کہ

"خدارا ایک ثانوی مسئلہ اٹھا کر جداگانہ انتخاب کے سلسلہ میں مسلمانوں کی محب الوطن تحریک کو مبہم نہ کیجئے"۔

یہ ایک نہایت دانشمندانہ بات آپ نے فرمائی ہے۔ ہمیں میاں صاحب کے سیاسی یا دینی عقائد سے کوئی بحث نہیں۔ وہ چاہے کوئی عقائد رکھیں۔ اسلام کا آزادئ ضمیر کا اصول ہر شخص کو ایسی اجازت دیتا ہے۔ اور یہ بات ہمارے اوپر بیان کردہ اصول کے عین مطابق ہے۔ مگر میاں صاحب کا یہ کہنا صحیح ہے۔ کہ محب الوطن تحریکات میں ایسے ثانوی مسائل اٹھانا صحیح نہیں ہے۔ جس کے وسیع معنی ہی لئے جائیں گے۔ کہ سیاست میں عقائدی اختلافات کو گھسیڑنا ملک وقوم کے لئے سخت ضرر رساں ہے۔ اور جو لوگ ایسے مسائل اٹھاتے ہیں۔ وہ اچھا نہیں کرتے۔ وہ در اصل ملک وقوم کے دشمن ہیں۔ خواہ وہ کوئی ہوں۔

چونکہ الفضل ایک سراسر دینی اخبار ہے۔ اور ہماری پالیسی یہ ہے۔ کہ ہم ملکی سیاست میں کوئی حصہ نہیں لیتے۔ تاوقتیکہ کوئی دینی یا اخلاقی قدر مجروح نہ ہوتی ہو۔ اس لئے ہم کسی سیاسی عقیدہ کی تائید یا تردید یہاں نہیں کر رہے۔ یہ ملک کے سیاستدانوں کا کام ہے۔ کہ وہ ملک وقوم کی بہبودی کے پیشِ نظر سیاسی امور کو طے کریں۔ لیکن جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ جب دین یا اخلاق پر زد پڑتی ہے۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم صحیح اسلامی نقطۂ نظر پیش کریں۔ لہٰذا ہم نے اوپر جو کچھ کہا ہے۔ اسی نقطۂ نظر سے کہا ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ دینی عقائد اور ان میں اختلافات کو سیاست میں نہ گھسیڑا جائے۔ اور اسلام کے نام پر عوام کے جذبات سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کی جائے۔

---

## چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب بمشکل دو ماہ باقی ہیں۔ لہٰذا تمام جماعتوں کے کارکنان مال سے التماس ہے۔ کہ اس چندہ کی فراہمی کے لئے خاص کوشش فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

# یہ نظام خلافت ہی کی برکت ہے کہ عیسائی دنیا آج اپنی شکست اور اسلام کی فتح کا اقرار کرنے پر مجبور ہو رہی ہے

## تم نے خدائی مدد کے نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں اگر اپنے عہد پر قائم رہو گے تو آئندہ بھی اس کی تائید و نصرت تمہیں حاصل رہے گی

### انصار اللہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کی اختتامی تقریر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا روح پرور خطاب

مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس میں انصار سے جو روح پرور خطاب فرمایا اس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس ایمان افروز تقریر کے دوران جو ایک گھنٹے سے زائد عرصہ تک جاری رہی۔ کئی مرتبہ فضا اللہ اکبر اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد اور حضرت فضل عمر زندہ باد کے پُرجوش نعروں سے گونجتی رہی۔

#### انصار اللہ کا عہد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ٹھیک تین بجے جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے سب سے پہلے انصار سے ان کا مندرجہ ذیل عہد لیا جو اسی اجتماع کے موقعہ پر حضور کی منظوری سے انصار نے اپنے لئے تجویز کیا ہے۔ تمام انصار نے کھڑے ہو کر یہ عہد دہرایا

"اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام اور احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا۔ اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا۔ نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔"

#### انصار اللہ کے معنے

عہد دہرانے کے بعد حضور نے فرمایا۔ آپ کی جماعت کا نام انصار اللہ ہے۔ جس کے معنے ہیں اللہ کے مددگار۔ اللہ تعالیٰ کو تو کسی مدد کی ضرورت نہیں۔ اس لئے یہاں اس اضافت سے مراد یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لئے زندہ اور قائم و دائم ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنی خصوصیات کو ہمیشہ قائم رکھو۔ اور جو عہد اس وقت تم نے کیا ہے نہ صرف خود اس پر عمل پیرا رہو۔ بلکہ اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ اس پر عمل کرنے کی تلقین کرتے رہو۔

حضور نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ ہماری آئندہ نسلوں کو اس عہد کے نبھانے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ تو کچھ بعید نہیں کہ عیسائیوں کے ہاں پوپ کی شکل میں جو خلافت جاری ہے اس سے بھی زیادہ لمبے عرصہ تک اللہ تعالیٰ احمدیت میں خلافت کے نظام کو قائم رکھے۔ اور اس طرح سلسلہ کی تنظیم کے ماتحت دنیا کے گوشے گوشے میں اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچ جائے۔ ظاہر ہے کہ تبلیغ کا یہ عظیم الشان کام کوئی ایک آدمی نہیں کر سکتا یہ کام تبھی ہو سکتا ہے۔ جبکہ ایک جتھہ جماعت جمع ہو۔ اور ایک تنظیم کے ماتحت جماعت کے تمام افراد اتنا چندہ جمع کر لیں۔ جو تبلیغ کے لئے ضروری ہے۔ اور یہ تنظیم سوائے خلافت کے تمہارے لئے ناممکن ہے۔

#### احمدیت کے ذریعے عیسائیت کی شکست

عیسائیت کی عظیم طاقت اور ان کے وسیع تبلیغی نظام کے باوجود احمدیت کے ہاتھوں عیسائیت کو جو شکست ہو رہی ہے حضور نے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا آپ لوگ تو دس فیصدی بلکہ اس سے بھی زیادہ چندہ دیتے ہیں۔ لیکن عیسائیوں کے ہاں سال میں صرف ایک دفعہ ایک آنہ لیا جاتا ہے جسے Popes penny یعنے پوپ کا آنہ کہتے ہیں۔ لیکن عیسائیوں کی تعداد چونکہ بہت زیادہ ہے یعنے ساٹھ کروڑ کے قریب اس لئے ایک ایک آنہ لیکر بھی وہ پونے چار کروڑ روپیہ جمع کر لیتے ہیں۔ جس سے اس وقت ۵۲ لاکھ عیسائی مبلغ عیسائیت کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ اس کے بالمقابل آپ لوگوں کا سارا چندہ پندرہ بیس لاکھ ہوتا ہے۔ اور صرف سو ڈیڑھ سو مبلغ آپ کے کام کر رہے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے پھر بھی آج حالت یہ ہے کہ عیسائی دنیا کا احمدیت نے ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ اور وہ لوگ خود اعتراف کر رہے ہیں کہ احمدی انہیں شکست پر شکست دے رہے ہیں گولڈ کوسٹ۔ سیرالیون اور نائیجیریا کے علاقوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت لاکھوں کی جماعت موجود ہے۔ ان میں سے اکثر عیسائیت ہی سے نکل کر اسلام کی آغوش میں آئے ہیں ایک زمانہ تھا جبکہ عیسائیوں کو یقین تھا۔ کہ سارا نائیجیریا عیسائیت کی آغوش میں آجائے گا۔ لیکن اب ہمارے مبلغین کی تبلیغی کوششوں کا یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ خود عیسائی برملا یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ہوا کا رخ بدل گیا ہے۔ تعلیم یافتہ لوگ سرعت کے ساتھ اسلام سے متاثر ہو رہے ہیں۔ اور اسلام کا پلہ بھاری ہو رہا ہے۔ پھر جو لوگ مسلمان ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ اپنے اخلاص اور قربانی میں بھی نمایاں ترقی کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں حضور نے متعدد مثالیں دے کر بتایا کہ کس طرح وہ لوگ اسلام کی خاطر بڑھ چڑھ کر قربانی کر رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا دنیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ الزام لگایا کرتی تھی۔ کہ آپ نعوذ باللہ۔ عیسائیت کے ایجنٹ ہیں۔ لیکن خدا نے واقعاتی طور پر بھی یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب عیسائیت کے ایجنٹ نہیں بلکہ دشمن اور اسلام کے ایجنٹ تھے۔ یہ کتنا خدا کا فضل ہے۔ کہ آج حضرت مرزا صاحب کی غریب جماعت کو اللہ تعالیٰ یہ توفیق دے رہا ہے کہ اس کے ذریعہ افریقہ میں مساجد بن رہی ہیں۔ سکول اور کالج قائم ہو رہے ہیں اخبار شائع ہو رہے ہیں۔ اور عیسائی اتنی سرعت سے مسلمان ہو رہے ہیں کہ خود عیسائی مشنری اپنی شکست کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔

#### دلائل اور براہین کا عظیم الشان ذخیرہ

حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اسلام اور قرآن مجید کی صداقت ظاہر کرتے ہوئے دلائل و براہین کا جو ذخیرہ عطا فرمایا ہے۔ عیسائیت ہرگز اس کی تاب نہیں لا سکتی۔ مثلاً وفات مسیح کے مسئلہ کو ہی لے لو اس مسئلہ کو پیش کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے عیسائیت کی بنیاد کو ہی ختم کر دیا ہے۔
پھر روحانیت کے پہلو سے اگر دیکھا جائے۔ تو آپ نے ایک اہم نکتہ یہ پیش فرمایا۔ کہ قرآن کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں ہے۔ اس نکتہ نے گویا قرآنی حقائق و معارف کا دروازہ کھول دیا۔ حق یہ ہے کہ قرآن میں ناسخ منسوخ کا عقیدہ رکھنے سے ایمان بالقرآن رہ ہی نہیں سکتا تھا۔ اور سارا قرآن مشکوک ہو جاتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نکتہ پیش فرما کر گویا مسلمانوں میں زندگی کی ایک نئی روح پھونک دی۔

حضور نے فرمایا۔ لیکن یاد رکھو اور **خوب یاد رکھو کہ دلائل و براہین کے اس عظیم الشان ذخیرہ کی مدد سے تم افریقہ اور دنیا کے دیگر حصوں میں عیسائیت کو جو شکست فاش دے رہے ہو۔ یہ محض اسی نظام کی برکت ہے۔ جس کا دوسرا نام خلافت ہے۔ اور جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں قدرت ثانیہ کے نام سے موسوم فرمایا ہے۔ اگر خلافت کا نظام نہ ہوتا۔ تو یقیناً تمہاری طاقت پراگندہ ہو گئی ہوتی۔ اور تمہیں کبھی اس طرح وسعت اور کامیابی کے ساتھ تبلیغ اسلام کی توفیق نہ ملتی۔ یہ خلافت ہی کی برکت ہے۔ جس نے تمہیں ایک ہاتھ پر جمع کر کے عیسائیت کو شکست دینے کی توفیق دی ہے۔** ہاں چونکہ یہ خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیابت میں قائم ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم تھے۔ اس لئے اس کام کا اصل کریڈٹ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور ان کے خادم اور غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہی ملے گا۔ اسلام جوں جوں ترقی کریگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کریم کی شان بڑھے گی۔ اور ہر مسلمان اور احمدی کا کام در اصل انہی کی طرف منسوب ہوگا۔

حضور نے فرمایا۔ اگر اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایک لمبے عرصہ تک خلافت کے بابرکت نظام کو قائم رکھنے کی توفیق دے۔ تو انشاءاللہ وہ دن جلد آ جائے گا۔ جب مسیح محمدی کے ذریعہ عیسائیت کو شکست فاش ہوگی۔ اور اسے بھاگنے کو کوئی راستہ نہ ملے گا۔ اور ساری دنیا میں اسلام غلبہ حاصل کرے گا۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ آپ سب اپنے عہد پر قائم رہیں۔ دعاؤں پر زور دیں۔ اور قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کریں۔ اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی ایسا ہی کرنے کی تلقین کرتے رہیں۔

### ہمارا خدا آج بھی زندہ ہے

موجودہ فتنہ منافقین کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ اس فتنہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں نئی بیداری پیدا کر دی ہے۔ جماعت کے تمام طبقوں خدام۔ انصار اور اطفال نے نئے سرے سے یہ عزم اور عہد کیا ہے، کہ ہم اپنی جانیں دے کر بھی خلافت کی حفاظت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ تمہیں اپنا یہ عہد پورا کرنے کی توفیق دے۔ اور اس کی مدد و نصرت تمہارے شامل حال رہے۔

**در حقیقت حیّ و قیوم خدا ہی کی ذات ہے اس لئے وہی زندہ بھی رہتا ہے۔ جسے اس کی مدد حاصل ہو۔ تم نے خدا کی مدد کے نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔**

**ابھی تین سال ہوئے جب لوگ یہ کہہ رہے تھے۔ کہ اب احمدیوں کا کوئی ٹھکانا نہیں۔ اس وقت خدا نے میری زبان سے یہ الفاظ نکلوائے تھے کہ خدا ہماری مدد کیلئے آ رہا ہے نہ صرف آ رہا ہے بلکہ دوڑ کر آ رہا ہے۔ پھر بہت جلد دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ خدا کس طرح مدد کے لئے دوڑ کر آیا۔ اور کس طرح اس نے معجزانہ رنگ میں احمدیوں کو بچایا۔**

(نعرہ ہائے تکبیر۔ احمدیت زندہ باد۔ فضل عمر زندہ باد)

میرا خدا اگر سنہ ۵۳ء میں مدد کے لئے دوڑ کر آسکتا تھا، تو یقیناً آج بھی آسکتا ہے۔ ہاں شرط یہ ہے۔ کہ جماعت اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہے۔ اگر تم اپنے عہد پر قائم رہو گے۔ تو پھر بہت جلد اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ خلافت کے خلاف فتنہ کھڑا کرنے والوں کو اور ان کی مدد کرنے والوں کو ذلیل و رسوا کرتا ہے۔ پس اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے قلوب میں خدا کی محبت پیدا کرو۔ پھر وہ بھی تمہارے ساتھ محبت کرنے لگے گا۔ اور جب وہ تمہارے ساتھ محبت کریگا۔ تو پھر یقیناً وہ آپ تمہاری حفاظت بھی کریگا۔ دشمن ابھی گھر سے بھی نہ نکلے گا۔ کہ خدا عرش پر سے تمہاری مدد کے لئے اتر آئیگا۔ تمہاری طرف اگر کوئی ترچھی نظر سے بھی دیکھے گا۔ تو خدا کے فرشتے اتر کر تمہاری حفاظت کریں گے۔ (انشاءاللہ)

# مقدس مقامات قادیان کی مرمّت کیلئے

# چندہ کی اپیل

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

قادیان سے اطلاع ملی ہے۔ کہ اس سال اور گذشتہ چند سالوں کی غیر معمولی بارش کی وجہ سے نیز اس وجہ سے کہ ہندوستان کی حکومت نے کچھ عرصہ سے قادیان کی زمینوں میں نہر کا پانی لگانا شروع کر دیا ہے۔ قادیان میں سیم کی سی کیفیت پیدا ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے کنوؤں کا پانی بہت اونچا ہو گیا ہے۔ اور تھوڑا سا گڑھا کھودنے سے بھی پانی نکل آتا ہے۔ اور قادیان کے اکثر مکانات کافی شکستہ ہو کر قابل مرمّت ہو رہے ہیں۔ یہ صورتِ حال عمارتوں کے لئے سخت خطرناک ہے۔ اور جماعت کا فرض ہے۔ کہ قادیان کی مقدس عمارتوں خصوصاً **مسجد مبارک** اور دار المسیح اور **مسجد اقصیٰ کو محفوظ رکھنے** کے لئے پوری توجہ اور واجبی کوشش سے کام لیا جائے۔ جس کے لئے کافی خرچ کی ضرورت ہوگی۔ قادیان کے دوستوں کا اندازہ ہے۔ کہ مسجد مبارک اور دار المسیح اور مسجد اقصیٰ کی عمارتوں کی مرمت کے لئے نیز مقبرہ بہشتی اور مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حفاظت کے لئے کم از کم پچیس ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ ورنہ اگر اس کام کی طرف وقت پر توجہ نہ کی گئی۔ تو بعد میں زیادہ نقصان کا اندیشہ ہے قادیان کی مقدس عمارتوں کی حفاظت کی ذمہ داری صرف ہندوستان کی جماعتوں پر ہی نہیں ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر پاکستان کی جماعتوں پر ہے۔ اور خصوصاً ان مہاجر احمدیوں پر ہے۔ جو قادیان سے اور پنجاب کے دوسرے اضلاع سے ہجرت کر کے پاکستان آئے ہوئے ہیں۔ بلکہ حق یہ ہے کہ یہ ذمہ داری دنیا بھر کی احمدی جماعتوں پر ہے۔ کہ وہ قادیان کے مقدس مقامات کو پوری طرح اچھی اور تسلی بخش حالت میں رکھیں۔ عمارتوں کا یہ قاعدہ ہوتا ہے۔ کہ اگر چھوٹی سی شکست و ریخت کو بھی مناسب وقت پر نظر انداز کیا جائے۔ تو کچھ عرصہ کے بعد وہ بہت وسیع ہو کر غیر معمولی اخراجات کی متقاضی ہو جاتی ہے۔

پس میں جماعت کے جملہ مخلص دوستوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس کارِ خیر کی طرف فوری توجہ فرماویں۔ اور قریب ترین عرصہ میں اتنا روپیہ جمع کر دیں۔ کہ قادیان کی **مقدس عمارتوں** اور ان کے علاوہ درویشوں کے **مکانوں** کی خاطر خواہ مرمّت ہو سکے۔ ورنہ وقت گذر جانے پر یہی کام جو اب چند ہزار روپیہ خرچ کر کے کیا جا سکتا ہے لاکھوں روپے سے کرنا بھی مشکل ہو جائے گا۔ پس پاکستان اور ہندوستان دونوں کے مخلص احمدیوں کو اس کار خیر میں فوری طور پر حصہ لے کر ثواب کمانا چاہیئے۔ قومیں اپنی روایتوں اور اپنے مقدس مقاموں کی وابستگی کے ساتھ ہی زندہ رہتی ہیں۔ سکھ قوم نے یہاں تک کیا۔ کہ جہاں حضرت باوا صاحبؒ نے چند گھنٹے بھی قیام کیا۔ یا جہاں اتفاقی طور پر بھی ان کا قدم پڑ گیا۔ یا جہاں کسی درخت کے نیچے انہوں نے چند لمحے ٹھہر کر آرام کیا۔ اسے بھی انہوں نے گویا اپنا مقدس مقام قرار دے کر اس کی حفاظت اور اس کے اکرام کو ایک قومی فرض قرار دے لیا۔ تو کیا اسلام اور احمدیت کے نام لیوا ان مقامات کی واجبی مرمّت سے غفلت برتیں گے۔ جہاں ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیدا ہوئے۔ جہاں انہوں نے اپنی زندگی کے ایام گذارے۔ جہاں انہوں نے اپنے خدا کی دن رات عبادت کی۔ جہاں ان پر خدا کی تازہ بتازہ وحی نازل ہوتی رہی۔ جہاں وہ اپنے مخلص صحابہ میں بیٹھ کر ان کی دینی اور روحانی تربیت فرماتے رہے۔ اور جہاں وہ ایک مقدس مزار میں مدفون ہیں۔

ربوہ میں اس غرض کے لئے دفتر صیغہ امانت میں ایک امانت زیر نام **"امانت مرمت مقدس مقامات"** کھول دی گئی ہے۔ لہذا پاکستان کا سارا چندہ اس مد کے نام پر آنا چاہیئے۔ انشاءاللہ الفضل کے ذریعہ چندے کی وصولی کا وقتاً فوقتاً اعلان کیا جاتا رہے گا۔ اسی طرح قادیان میں بھی اسی غرض کے ماتحت ایک امانت کھلی ہوئی ہے۔ ہندوستانی احباب کا چندہ وہاں جانا چاہیئے۔ اور دیگر ممالک کے احباب جہاں بھی انہیں سہولت ہو۔ اور قانون رائج الوقت اجازت دے۔ سلسلہ کے کسی **مقررہ ادارہ** میں چندہ جمع کرا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر دے۔ جو اس مبارک تحریک میں حصہ لیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے ذریعہ ان کے قلوب میں تحریک کرے۔ کہ وہ اس کار خیر میں اپنی توفیق کے مطابق بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ وجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔ فقط والسلام۔ خاکسار مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ہند ربوہ $\frac{10}{56}$ 18

---

**درخواست دعا:۔** مکرم و محترم صاحبزادہ محمد طیب صاحب لطیف صدر محلہ دار الصدر غربی بعارضہ بخار و دردسر سخت تکلیف میں ہیں۔ بزرگان کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ کے ساتھ درازیٔ عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد یعقوب)

# گیانی عباد اللہ صاحب کے متعلق ایک ضروری شہادت

ملک محمد اکبر علی صاحب ایڈیٹر الفاروق کراچی نے گیانی عباد اللہ صاحب کے متعلق حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں ایک شہادت ارسال کی ہے جو درج ذیل کی جاتی ہے۔ (ادارہ)

آقائی و مولائی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ حضور پرنور کا مبارک سایہ ہم غلاموں پر تادیر قائم رکھے اور حضور کی غلامی میں ہی ہم ہر طرح کی دینی اور دنیاوی ترقیوں سے مالا مال ہوں۔ آمین ثم آمین۔

حضور جو جو باتیں میں نے جناب گیانی عباد اللہ صاحب کی زبانی خود سنی ہیں۔ وہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اس واسطے کہ ہو سکتا ہے کہ عرض نہ کرنے سے میں گنہگار ہو جاؤں۔ اور چونکہ اس بارے میں کہ منافقین کا پردہ چاک کیا جاوے۔ حضور کا حکم ہے لہٰذا ڈرتا ہوں کہ کہیں نافرمانی کی زد میں آکر اپنے لئے جہنم نہ خرید لوں اسی واسطے جملہ حقائق حضور کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ جو قادر و توانا ہے اور جس کے قبضہ قدرت میں تمام جہان ہیں۔ اور جو ہر شے پر ہر کہیں اور ہر وقت قادر ہے کہ گیانی صاحب مذکور سے نہ تو مجھے کوئی بغض ہے اور نہ ہی حسد ہے۔ اور نہ ہی کسی اور طرح سے مجھے ان سے ذہنی و قلبی عداوت ہے۔ چونکہ سلسلہ کا مفاد ہر حال میں مقدم ہے اور ہم اور ہماری عزتیں۔ جان اور مال ہر حال میں حضور پُرنور پہ نچھاور ہیں۔ اور حضور کی غلامی میں ہی ہمیں ابدی زندگی مل سکتی ہے۔ اس لئے یہ سطور عرض کرتا ہوں۔

حضور جن ایام میں یہ عاجز مکتبہ تحریک لاہور میں منیجر تھا۔ گیانی عباد اللہ صاحب کی ایک کتاب کے شائع کرنے کے سلسلہ میں ان سے میری واقفیت ہوئی۔ گو شکل کی شناسائی تو بہت پہلے سے تھی۔ گیانی صاحب کی یہ کتاب مسئلہ کشمیر کے متعلق تھی۔ اور اس کا عنوان بھی میں نے ہی منتخب کیا تھا۔ یعنی "ہندو سامراج اور مسئلہ کشمیر" کتاب کی طباعت کے سلسلہ میں قریب تر ہو کر مجھے ان سے ملنے کا موقعہ ملا۔ تو میں نے محسوس کیا کہ ایسے شخص کی کتاب شائع کرنے کا ارادہ کر کے میں نے کاروباری امور کے علاوہ دینی نقطۂ نظر سے بھی غلطی کی ہے۔

کتاب کی اشاعت کے جملہ اخراجات میں خود برداشت نہ کر سکتا تھا۔ اس واسطے مکرم میرزا صفدر جنگ ہمایوں جو کہ سلسلہ کے ایک نہایت ہی مخلص خادم ہیں۔ نے مبلغ -/۱۰۰ روپے بطور قرضہ دئے اور مزید دینے کا وعدہ کیا اور گیانی عباد اللہ صاحب کو ابتدائی اخراجات کے لئے پچاس یا ۱۰۰ روپے (صحیح تعداد اب مجھے یاد نہیں رہی) دئیے۔ گیانی صاحب نے مجھے کہا تھا کہ میں گوجرانوالہ سے آیا ہوں اور واپس جانے کے لئے کرایہ بھی نہیں۔ گھر میں بیماری ہے اور اسی طرح کی کئی ایک مجبوریاں ظاہر کر کے مجھ سے روپیہ مانگا۔ میرے انکار پر کہ میرے پاس تو سرمایہ ہی نہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ میرزا صفدر جنگ صاحب ہمایوں کے پاس چلا جاوے وہ ان دنوں لاہور میں کسی قریبی مقام پر تعینات تھے۔ اور ان کا قیام زیادہ تر لاہور میں محمد شریف صاحب (جو کہ پہلے ایس ڈی او تھے۔) کے پاس ہوتا تھا۔ میں اور گیانی صاحب انارکلی سے سیدھے ان کی قیام گاہ کی طرف چلے یہ کوئی ۲ بجے کا وقت تھا اور مکتبہ تحریک پر اس وقت حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد بھی کھڑے تھے جو کہ شاید ان دنوں ربوہ سے لاہور آئے ہوئے تھے۔

جب ہم دونوں یعنی میں اور گیانی صاحب انارکلی سے میکلوڈ روڈ ہوتے ہوئے ایبٹ روڈ گئے تو راستہ میں انہوں نے مجھے مندرجہ ذیل باتیں کہیں۔ جو کہ اب بھی میرے حافظہ پر صاف اور صحیح نقش ہیں۔

حضرت صاحب کو اور حضور کے خاندان کے دیگر افراد کو اپنے کاروبار بڑھانے اور سرمایہ جمع کرنے سے کام ہے۔ ناظر خود انجمن کے روپے سے موجیں اڑاتے رہتے ہیں۔ ان کو مبلغوں کے اخراجات اور تبلیغ سے ایک کوئی سروکار نہیں رہا۔ مجھے محاذ کشمیر پر بھیجا۔ مگر میرا خرچ وہاں بند رہا۔ اور جب میں چلا آیا تو مجھے حضرت صاحب نے بھگوڑا کہا۔ میں ملاقات کے لئے گیا۔ تو رتن باغ میں حضور نے مجھ سے ملاقات بھی نہ کی۔ اور شیخ مبارک احمد صاحب کو حکم دیا۔ کہ اسے یہاں کس نے بلایا ہے یہ تو بھگوڑا ہے۔

میری والدہ کا انتقال ہوا تو میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں خط لکھا مگر افسوس صد افسوس کہ حضرت صاحب نے مجھے جواب دینا بھی پسند نہیں کیا۔ کیا یہی خلافت کا مقام ہے اور خلیفہ کا یہی کیریکٹر ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

والدہ کی وفات کا ذکر کرتے وقت اور یہ بیان کرتے وقت کہ حضور نے جواب تک دینا پسند نہیں کیا۔ ان کا منہ غصہ سے سرخ ہو گیا اور نفرت۔ غصہ کے جذبات زیادہ تھے۔

میں نے ان سے کہا کہ جب آپ کا حضرت صاحب کے متعلق اپنا ذاتی خیال یہ ہے تو آپ کیوں خواہ مخواہ آپ کی غلامی یعنی بیعت میں ہیں تو جواب دیا کہ اب ہم باہر جا کر روٹی بھی تو نہیں کما سکتے۔ باہر ہماری [illegible] کہاں کیا رہ گئی ہے۔ ہمارے گزارے انجمن اور حضرت صاحب نے ایسے مقرر کر رکھے ہیں کہ کسی مبلغ کو باہر جانے کی ہمت ہی نہ ہو۔ میں کئی دفعہ احمدیہ بلڈنگس میں بھی گیا ہوں۔ عبد الحق ودیارتھی مجھ سے بہت کم جانتا ہے۔ اور بڑا اچھا گزارہ اسے مل جاتا ہے۔ اور وہ بڑے مزے سے زندگی بسر کرتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس مرحلہ پر اس نے اپنی ملاقاتوں کا اکابرین اہل پیغام سے کافی ذکر کیا۔ اور ان کے نظام کو کافی سراہا اور کہا کہ ہم تو ابھی انگریزی ترجمہ قرآن بھی مکمل نہیں کر سکے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

اتنے میں ہماری جائے مقصود آ گئی اتفاق سے میرزا صاحب موصوف کی ملاقات بھی ہو گئی اور انہوں نے بھی ان سے کافی شکوے شکایت کئے لیکن پچاس یا سو ۱۰۰ روپے دے دئے۔ میں نیچے اتر کر سیدھا انارکلی آ گیا اور گیانی صاحب سٹیشن کو چلے گئے۔ اس کے بعد میں اکثر سوچتا رہا اور مجھے کافی افسوس ہوا کہ خواہ مخواہ میں نے ناتجربہ کاری اور نادانی کی وجہ سے کافی نقصان کیا۔ اور ایک ایسے انسان کی تصنیف کو شائع کرنے کے انتظامات کئے ہیں۔ جو کہ مبلغ نہیں بلکہ مار آستین ہے۔

خاکسار حضور کا ادنیٰ ترین غلام

ملک اکبر علی خاں ایڈیٹر الفاروق کراچی

## درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب کی اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اور اب ان کا لڑکا بھی بوجہ بخار بیمار ہو گیا ہے۔ احباب کرام ان ہر دو کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

(۲) مکرم مولوی فضل الدین صاحب (مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ سکندر آباد دکن) آف مانگٹ ڈوگے ضلع گوجرانوالہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۳) میں بوجہ علالت عرصہ چھ ۶ ماہ سے دفتر سے غیر حاضر ہوں اور مالی مشکلات سے دوچار ہوں۔ ان دنوں میو ہسپتال میں زیر علاج ہوں ایک دو دن تک اپریشن ہو جائے گا۔ جملہ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

ایم ایس خالد میو ہسپتال لاہور

(۴) میرا لڑکا عبد الرحمٰن شمیم سیالکوٹی دونوں بازو ٹوٹ جانے کی وجہ سے میو ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

فضل کریم احمدی ساکن مالوکے بھگت حال موچی گیٹ لاہور

(۵) میری والدہ عرصہ تین سال سے ایک خطرناک مرض میں مبتلا ہیں۔ اب ڈاکٹروں نے ہڈیوں کی ٹی بی قرار دیا ہے۔ احباب کرام میری صحت کے لئے دعا فرمائیں (محمد صادق محلہ دار الرحمت غربی ربوہ)

# موصی اصحاب سے چند ضروری گذارشات

ذیل میں چند ضروری معروضات موصی اصحاب کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں جن کو اگر وہ ملحوظ رکھیں تو امید ہے کہ وہ اپنے حسابات کو درست اور دفتر کے ریکارڈ کو مکمل رکھوانے میں دفتر کی قابل صد شکر گذاری اعانت فرمائیں گے۔

**اوّل**:۔ دفتر بہشتی مقبرہ کی طرف سے جب کسی گذشتہ سال یا متعدد گذشتہ سالوں کی آمدنی معلوم کرنے کے لیے بجٹ فارم اصل آمد پہنچے تو پوری احتیاط کے ساتھ اور حتی الامکان بہت جلد اس فارم کو پُر کر کے واپس فرمائیں۔ سوائے خاص مجبوریوں کے تمام طور پر آپ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ یہ فارم صحیح اندراجات کے ساتھ آپ دو ہفتہ کے اندر اندر واپس کر دیں تاکہ آپ کے حصہ آمد کی وصیت کے چندوں کا حساب درست اور مکمل رہ سکے۔ آپ یہ انتظار کیوں کرتے ہیں کہ آپ کو دوبارہ سہ بارہ یاددہانیاں کرائی جائیں جبکہ آپ اپنی وصیت کی غرض اور اس کے مقصد اور اہمیت کو خوب سمجھتے ہیں۔ کیا آپ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ سلسلہ کے مال کے ایک حصہ کو یاددہانیوں اور رجسٹری نوٹسوں پر ضائع کیا جائے؟ اگر آپ کا جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہوگا تو پھر آپ کو دوسری تیسری یاددہانی یا رجسٹری نوٹس کا انتظار کیوں ہو۔

**دوم**۔ آپ کی طرف سے بجٹ فارم پُر ہو کر واپس آنے پر دفتر کی طرف سے آپکی گذشتہ سال کی وصول شدہ رقوم کا تفصیلی حساب بھیجا جاتا ہے جس سے آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ذمہ بقایا یا دفتر میں آپ کا فاضل ہے۔ اس تفصیلی حساب میں اگر آپ کی کوئی ادا کردہ رقم درج نہ ہو تو مہربانی فرما کر فوری طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے کوپن نمبر اور تاریخ سے اطلاع دیں جس کے ذریعہ سے وہ داخل خزانہ ہوئی تھی تاکہ دوبارہ پڑتال کی جائے اور اگر وہ رقم واقعی آپ کے حساب میں درج ہونے سے رہ گئی ہو تو درج کر کے آپ کا حساب درست کر دیا جائے۔

**سوم** اگر آپ خود اپنے چندہ حصہ آمد کی ادائیگی میں چھ ماہ سے زائد عرصہ کے بقایا دار ہیں اور اس کی ادائیگی کے لئے آپ نے اس وقت تک دفتر سے کوئی معین صورت پیش کر کے منظوری نہیں لی تو آپ کو اس کی فکر ہونی چاہیئے۔ ہو سکتا ہے بلکہ قواعد کے لحاظ ضروری ہے کہ ایسی صورت حال میں آپ کی وصیت کو مجلس کارپرداز میں منسوخ کرنے کے لئے پیش کر دیا جائے اور پھر آپ کو پریشان ہونا پڑے۔ پس آپ کو اپنے چندہ وصیت حصہ آمد کے بقایا (از چھ ماہ) کی ادائیگی کے لئے دفتر کے ساتھ فوراً خط و کتابت کر کے یہ فیصلہ کرنا چاہیئے کہ آپ اس بقایا کی ادائیگی کے لئے کیا صورت اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

**چہارم**:۔ اگر آپ نے اپنے بقایا کی ادائیگی کے لئے کوئی معین صورت پیش کر کے مہلت لے رکھی ہے . . . . . . . . .

. . . . . . . . .

. . . . . . . . .

یا آپ نے اپنے کسی متوفی موصی رشتہ دار کے بقایا کی ادائیگی کے لئے ضمانت دی ہوئی ہے تو آپ اس بات کو فراموش نہ کیجئے کہ دونوں صورتوں میں آپ کی ذمہ داری میں بہت بڑا اضافہ ہو گیا ہے اور آپ کو اس ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کے لئے اپنی دیگر ضروریات پر اس عہد کو مقدم کرنا چاہیئے جو آپ نے مہلت لے کر یا ضمانت دے کر کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

**پنجم**۔ اگر آپ ایک مقام سے دوسرے مقام پر تبدیل ہو چکے ہیں تو کیا آپ نے اپنے موجودہ پتہ سے (جس پر آپ سے خط و کتابت کی جا سکے) دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع فرما دیا ہے؟ اگر نہیں تو بہت جلد بلکہ اپنی اولین فرصت میں مطلع کر کے مشکور فرمائیں تاکہ بوقت ضرورت آپ کے سابقہ مقام اور پتہ پر خط و کتابت کر کے دفتر کا وقت اور پیسے ضائع نہ ہوں اور تا آپ کے ساتھ دفتر بوقت ضرورت رابطہ و خط و کتابت قائم رکھ سکے اور اس میں تاخیر نہ ہو۔

**ششم**۔ دفتر بہشتی مقبرہ سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا وصیت نمبر ضرور لکھیں۔ کیونکہ ایک ہی نام کے خدا تعالےٰ کے فضل سے درجنوں اور بیسیوں موصی ہیں۔ بلکہ چند مثالیں ایسی بھی دیکھی ہیں کہ ولدیت اور سکونت بھی ایک ہی تھی۔ لہذا دفتر بہشتی مقبرہ کو کسی بھی امر کے لئے مخاطب کرتے ہوئے اپنا وصیت نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

---

## ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

---

# وعدہ جات چندہ مسجد جرمنی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جن مجالس اور مخلصین نے مسجد جرمنی کی تعمیر میں ۱۵۰ روپے یا اس سے زائد مالی قربانیوں کے وعدے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کئے ہیں۔ ان کی تیسری فہرست ذیل میں شائع کی جاتی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء

| نمبر شمار | نام وعدہ کنندہ | رقم |
|---|---|---|
| (۳۵) | قریشی محمد یوسف صاحب N.W.R. منجانب والد حافظ سخاوت حسین صاحب مرحوم | ۱۵۰-۰-۰ |
| (۳۶) | ڈاکٹر محمد الدین صاحب ڈنگوی سول ہسپتال دہارڑی | ۱۵۰-۰-۰ |
| (۳۷) | آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب | ۱۵۰-۰-۰ |
| (۳۸) | شیخ محمد بشیر صاحب آزاد ربانوی وائس ڈیلر منڈی مریدکے شیخوپورہ | ۱۵۰-۰-۰ |
| (۳۹) | شیخ ریاض محمود صاحب آڑھتی چمڑہ منڈی لاہور منجانب والد مرحوم (شیخ عبد القادر صاحب) | ۱۵۰-۰-۰ |
| (۴۰) | بشیر احمد صاحب شافی کمبٹ D/۳۲۳ بوہڑ بازار راولپنڈی | ۱۵۰-۰-۰ |
| (۴۱) | چوہدری غلام احمد صاحب منیجر احمد آباد اسٹیٹ سندھ | ۱۵۰-۰-۰ |
| (۴۲) | شیخ حفیظ الرحمٰن صاحب فاروقی کراچی خود (اس میں سے ۲۰۰/- روپے ادا کر چکے ہیں) | ۵۰۰-۰-۰ |
| (۴۳) | 〃 〃 منجانب والد مرحوم فاروقی صاحب | ۲۵۰-۰-۰ |
| (۴۴) | 〃 〃 منجانب اہلیہ صاحب فاروقی صاحب | ۲۵۰-۰-۰ |
| (۴۵) | شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی | ۲۵۰-۰-۰ |
| (۴۶) | چوہدری احمد مختار صاحب ۔ کراچی | ۲۵۰-۰-۰ |
| (۴۷) | مجلس خدام الاحمدیہ کراچی | ۱۵۰-۰-۰ |
| (۴۸) | مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مارٹن روڈ کراچی | ۱۸۰-۰-۰ |
| (۴۹) | سراج الدین صاحب ساکن مراد وال متصل ہریا تحصیل پھالیہ ضلع گجرات | ۱۵۰-۰-۰ |

قائمقام وکیل المال تحریک جدید ربوہ

---

# ملٹری اکاؤنٹس سروس میں بھرتی

اپر ڈویژن کلرکوں کا امتحان برائے بھرتی راولپنڈی۔ لاہور کراچی۔ ڈھاکہ۔ پشاور و کوئٹہ سینٹروں میں دسمبر ۵۶ء میں ہوگا۔

(۱) English Language (Paraphrase and Letter Drafting (2) Arithmetic (3) Viva voce.

۸۵-۶-۱۱۵-۱۵/۲/۱۷۵-۱۰-۲۲۵ گریڈ میں تنخواہ ۱۰۹/ الاؤنس علاوہ

شرائط:۔ پاکستانی باشندہ۔ یونیورسٹی ڈگری یافتہ عمر ۱۸ تا ۲۴ مصدقہ نقول اسناد و دو عدد پاسپورٹ سائز فوٹو شامل کر کے درخواست ۱۵/۱۱/۵۶ تک مندرجہ ذیل میں سے کسی کنٹرولر (Controller) کے نام ارسال ہو C.C.M.A. Rawalpindi
F.C.M.A. Lahore. C.M.A. Karachi
C.M.A. Dacca. D.C.M.A (Works) Quetta.

فیس داخلہ ۳/- (پاکستان ٹائمز ۲۴/۱۰/۵۶) ناظر تعلیم ربوہ

---

# اعانت الفضل

(۱) مکرم چوہدری عبد الرحیم صاحب اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر شیخوپورہ (۲) چوہدری مختار احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ شیخوپورہ (۳) رو شیخ گلزار احمد صاحب شیخوپورہ۔ ان ہر سہ احباب نے مبلغ پانچ پانچ روپے اعانت الفضل کے لئے عطا فرمائے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ان کی اس نیکی اور صدقہ جاریہ کو قبول فرما کر اس کے عمدہ نتائج پیدا فرمائے اور معطی و احباب کے لئے باعث برکت و رحمت بنائے

مکرم چوہدری عبد الرحیم صاحب موصوف کے والد صاحب آجکل ایک شدید چوٹ آجانے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(منیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

# مغربی پاکستان میں تپ دق کے انسداد کا ہمہ گیر منصوبہ

## پورے صوبے میں ایک پانچ نکاتی پروگرام پر فوراً عمل شروع کر دیا جائیگا

کوئٹہ ۲۹ اکتوبر۔ مغربی پاکستان کے وزیر صحت خان غلام دادخان نے گورنمنٹ ہاؤس کوئٹہ میں تپ دق کے ماہرین کی جو دو روزہ کانفرنس بلائی تھی۔ اس نے فیصلہ کیا ہے کہ اس مرض کے انسداد کے لئے مختصر اور طویل مدت کے منصوبے تیار کئے جائیں اور مختصر مدت کے منصوبے پر فوری عملدرآمد شروع کیا جائے۔

کانفرنس میں مختصر مدت کے ایک منصوبے پر غور کیا گیا اور حسب ذیل پانچ نکاتی پروگرام کو فوراً عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ کیا گیا۔

۱۔ تپ دق کے تمام اداروں میں کم از کم اڑھائی ہزار مریضوں کے علاج کا مناسب انتظام کیا جائے۔

۲۔ مغربی پاکستان کے تمام اضلاع کے صدر مقامات پر انسدادی اقدامات اور علاج کا مناسب انتظام کیا جائے۔

۳۔ تپ دق کے علاج کی تربیت دینے کے لئے مختصر مدت کے کورس کا بندوبست کر دیا جائے اور درجہ دوم کے تمام میڈیکل افسروں کے لئے اس نصاب کی تکمیل لازمی قرار دی جائے۔

۴۔ پاکستان کے ادارہ انسداد تپ دق کو وسیع پیمانے پر اور پورے صوبے میں منظم کیا جائے۔

۵۔ بی۔سی۔جی کی مہم کو جس کے نتائج بڑے حوصلہ افزا نکلے ہیں مزید وسعت دی جائے۔

کانفرنس نے سفارش کی ہے کہ طویل مدت کا منصوبہ بھی بہت جلد تیار کر کے مغربی پاکستان کی حکومت کی منظوری کے لئے پیش کیا جائے۔ اس کانفرنس میں ڈائرکٹر ہیلتھ سروسز کے علاوہ صوبے کے ضلعے میڈیکل حکام امداد و اور کوئٹہ کے ماہرین تپ دق نے شرکت کی۔

## الجزائر کے مظلوموں کے لئے شاہ سعود فنڈ

ریاض ۲۹ اکتوبر۔ الجزائر میں فرانسیسی مظالم کا شکار ہونے والے افراد کی بہبود کے لئے حجاز و عرب کے شاہ سعود نے ایک فنڈ کھولا ہے۔ اس فنڈ میں آپ نے دس لاکھ ریال (ایک لاکھ پونڈ) دیئے ہیں۔ دریں اثنا شاہ موصوف نے غیر ممالک میں سعودی عرب کے تمام سفارت خانوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ۱۲ نومبر کو ان کی تخت نشینی کے سلسلے میں کوئی تقریب منعقد نہ کریں۔ اور اس طرح جو رقم بچے اسے فرانسیسیوں اور یہودیوں کے ظلم و تشدد کا شکار ہونے والے عرب خاندانوں کی بحالی کے لئے مخصوص کر دیں۔

## تونس اور فرانس کی فوجوں میں تصادم

تونس ۲۹ اکتوبر۔ حکومت تونس کے ایک اعلان کے مطابق کل رات ملک کے مختلف علاقوں میں تونسی اور فرانسیسی فوجوں میں تصادم ہوئے جن میں طرفین کے چودہ سپاہی ہلاک اور ساٹھ مجروح ہو گئے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہلاک ہونے والوں میں آٹھ سپاہی تونسی اور ۶ فرانسیسی تھے۔ اسی طرح ساٹھ مجروحین میں سے ۳۰ تونسی اور ۳۰ فرانسیسی تھے۔

## اسرائیل میں لام بندی

تل ابیب ۲۹ اکتوبر۔ اسرائیلی حکومت نے کل رات ملک میں جزوی لام بندی کا اعلان کر دیا ہے۔ سرکاری اعلان کے مطابق یہ اقدام اردن کی سرحد پر عراقی فوجوں کی نقل و حرکات اور مصر کی زیر قیادت قائم ہونے والی مشترکہ کمان سے اردن کی وابستگی کے پیش نظر کیا گیا ہے۔

## کانگرس کو پنڈت نہرو کا انتباہ

لکھنؤ ۲۹ اکتوبر۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے ہنگری کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے بھارت کی برسر اقتدار کانگرس پارٹی سے کہا ہے کہ وہ پولینڈ اور ہنگری کے واقعات سے سبق حاصل کرے۔

آپ نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہنگری کے واقعات سے بظاہر ہوتا ہے کہ کوئی سیاسی جماعت خواہ کتنی ہی پرانی کیوں نہ ہو اپنے مستقبل کے متعلق پر اعتماد نہیں ہو سکتی۔



# ملک کی سلامتی کے لئے اقتصادی ترقی ضروری ہے

## منصوبہ بندی بورڈ کے صدر مسٹر زاہد حسین کی نشری تقریر

لاہور ۲۹ اکتوبر۔ منصوبہ بندی بورڈ کے چیئرمین مسٹر زاہد حسین نے کل ایک نشری تقریر میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ملک کی سلامتی کے لئے اقتصادی ترقی اشد ضروری ہے آپ نے کہا کہ سماجی خدمت کا دائرہ عمل بھی اقتصادی ترقی کے بغیر وسیع نہیں ہو سکتا۔

مسٹر زاہد حسین منصوبہ بندی بورڈ کے چالیس افسروں کے ہمراہ لاہور آئے ہوئے ہیں وہ کل سے حکومت مغربی پاکستان کے نمائندوں سے پنجسالہ ترقیاتی منصوبہ کی تفصیلات پر گفتگو کریں گے صوبائی کابینہ پہلے ہی اس منصوبہ کی تجاویز پر غور کر چکی ہے۔

سید زاہد حسین نے اپنی نشری تقریر میں بتایا کہ بورڈ اپنے منصوبہ کے بارے میں حکومت مشرقی پاکستان سے بات چیت مکمل کر چکا ہے حکومت مغربی پاکستان کے نمائندوں سے گفتگو اور دوسرے اداروں کی سفارشات پر غور و خوض کے بعد منصوبہ بندی بورڈ اپنی قطعی سفارشات قومی اقتصادی کونسل کے سامنے پیش کر دے گا۔ بعد ازاں پنجسالہ منصوبہ اپنی آخری شکل میں شائع کر دیا جائے گا۔

سید زاہد حسین نے ملک کی پسماندگی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جہاں دوسرے ملک صنعتی تہذیب کے ترقی پسند مرحلہ سے گزر رہے ہیں اور وہ دوسرے صنعتی انقلاب سے ہم کنار ہونے والے ہیں وہاں پاکستان ابھی تک جاگیردارانہ زراعت اور ابتدائی صنعتی نظام کی گرفت میں ہے پسماندگی اور غربت کی موجودگی میں ہماری ضروریات مختلف النوع اور لامحدود ہیں۔ چنانچہ زیر ترتیب پنجسالہ ترقیاتی منصوبہ غربت کا مسئلہ حل کرنے کی محض بنیادیں استوار کرے گا۔ آپ نے کہا کہ منصوبہ پر اعتراضات کی بوچھاڑ کر دینا آسان ہے اصل کام مفید تجاویز پیش کرنا ہے۔ روس نے چھٹا پنجسالہ منصوبہ قائم کر رکھا ہے۔ لیکن اپنے وسائل کی وسعت اور اشتراکی منصوبہ بندی کی ترقی یافتہ ٹیکنیک کے باوجود روس ابھی چھ سال تک خوشحالی اور ترقی کی اس سطح تک نہیں پہنچ سکتا جہاں امریکہ اب پہنچ چکا ہے۔ ان حقائق کے پیش نظر منصوبہ بندی کے ذریعہ ہمارے ہاں حالات زندگی میں تدریجی اصلاح ہی ممکن ہے۔

### دو مقاصد

مسٹر زاہد حسین نے کہا کہ ہماری قومی پالیسی کے یہ دو مقاصد ہونے چاہئیں (۱) قومی سلامتی اور (۲) سماجی خدمت کے دائرہ میں توسیع۔ ہمیں تعلیم، صحت، مکانات کی فراہمی اور سماجی بہبود کو وسعت دینا ہوگی لیکن ان دونوں مقاصد کا حصول صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہمارے وسائل بڑے وسیع ہوں یہاں سماجی ترقی کا نصب العین ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہنا چاہیئے وہاں ابھی کئی سال تک ہمیں اقتصادی ترقی کے لئے کوشاں رہنا پڑیگا۔ اقتصادی ترقی کے سلسلے میں زراعت بجلی اور پانی کے وسائل اور صنعت کو فروغ دینا ضروری ہے

مسٹر زاہد حسین نے ملکی وسائل کو فروغ دیئے بغیر سماجی سروسز میں توسیع اور اقتصادی شعبہ میں نمائشی پروگراموں کا مطالعہ کرنے کے رجحانات کو ضرر رساں قرار دیا آپ نے کہا "مگر ناکافی وسائل کے ساتھ کوئی مقصد حاصل کرنے کی کوشش کی جائے تو ملکی وسائل ضائع ہوتے ہیں اور مایوسی پھیلتی ہے"۔

### زرمبادلہ کی قلت

مسٹر زاہد حسین نے کہا۔ جونہی ملک میں صنعتی ترقی کا پروگرام کیا گیا تو غیر ملکی زرمبادلہ کی قلت رونما ہونے لگی جب جولائی ۱۹۵۵ء میں روپیہ کی قیمت کم کی گئی تو زرمبادلہ کی پوزیشن بہتر ہونے لگی۔ بعد ازاں غذائی قلت نے پریشان کن حالات پیدا کر دئے۔ . . . . . . . .

. . . . . . غذائی قلت کی بڑی وجہ یہ تھی کہ زراعت پر پوری توجہ نہ دی گئی۔ چنانچہ اب پنجسالہ منصوبے میں زراعت اور دیہی امداد کو باقی سب باتوں پر فوقیت دی گئی ہے۔ منصوبے میں ایسی کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی جس سے زراعت کو نقصان پہنچے۔ ہماری آئندہ ترقی قوت اور فارغ البالی کا دارومدار زراعتی ترقی پر ہے۔

مسٹر زاہد حسین نے کہا کہ کامیاب منصوبہ بندی اقتصادی اور سماجی انقلاب پر منتج ہونی چاہیئے ہمیں ہر قسم کی تبدیلیوں کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

### نظم و نسق

نظم و نسق میں اصلاح کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے مسٹر زاہد حسین نے کہا "اگر کہیں یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ رشوت ستانی اور تاخیری ہتھکنڈے نظم و نسق کا خاصہ بن چکے ہیں اور ان بدعنوانیوں کا استیصال اشد ضروری ہے منصوبہ میں اس مقصد کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ ملک نظم و نسق چلانے والوں سے بجا طور پر یہ توقع کرتا ہے کہ وہ نئے نظریات کو اپنائیں۔ پرانی ڈگر پر چلتے رہنے کے نتائج خطرناک ہونگے"۔

(۲) مسٹر زاہد حسین نے آخر میں کہا "ہمارے وسائل محدود ہیں اور انہیں اس طرز پر استعمال کرنے کی ضرورت ہے کہ خوراک اور زرمبادلہ کی قلت پر قابو پا کر ہم زیادہ سے زیادہ اقتصادی استحکام حاصل کر سکیں۔ تعلیم صحت اور دوسرے وسیع سماجی پروگراموں کا دارومدار زراعت اور صنعت کی ترقی پر ہے۔ غذائی قلت کے پیش نظر پنجسالہ منصوبے میں زراعت کو باقی سب چیزوں پر فوقیت دی گئی ہے۔"

# جو لوگ جماعت میں انتشار پھیلانا چاہتے ہیں ہم ان سے کلی طور پر براءت کا اظہار کرتے ہیں

## اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان ایسے انتشار پسند عناصر سے پاک ہے

### جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان کی متفقہ قرارداد

مکرم دولت احمد خاں صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان ڈھاکہ سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو بعد نماز جمعہ دار التبلیغ میں جماعت احمدیہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں ایک قرارداد کے ذریعہ منافقین سے کلی براءت کا اظہار کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا گیا۔ کہ مشرقی پاکستان کے احمدی ان لوگوں سے جو جماعت میں انتشار پھیلانا چاہتے ہیں کوئی واسطہ نہیں رکھیں گے۔ ان کے ارسال کردہ تار کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو نماز جمعہ کے بعد دار التبلیغ ڈھاکہ میں جماعت احمدیہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں باتفاق رائے یہ طے پایا کہ حالیہ فتنہ کے ضمن میں جن اشخاص کے نام ۲ اور ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء کے الفضل میں شائع ہوئے ہیں ہم ان سے کسی قسم کا کوئی تعلق یا واسطہ نہیں رکھیں گے نیز ہم ان لوگوں اور ان کی حرکات سے کلی براءت کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ لوگ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خلاف بے بنیاد اور شرانگیز الزامات کی تشہیر کرکے جماعت میں جو انتشار پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ان کے اس فعل کی مذمت کرتے ہیں۔ مزید برآں جماعت احمدیہ کا یہ اجلاس اس امر کا اعلان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشرقی پاکستان کی جماعت ایسے انتشار پسند عناصر سے پاک ہے۔

دولت احمد خاں
سیکرٹری جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان ڈھاکہ"

## مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب شام سے واپس تشریف لے آئے

مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب معہ اہل و عیال ۲۷ اکتوبر کی شام کو بذریعہ چناب ایکسپریس بخیریت شام سے واپس تشریف لے آئے الحمد للہ۔ سٹیشن پر بہت سے احباب استقبال کے لئے موجود تھے۔ آپ ۲۰ اکتوبر کو بذریعہ بحری جہاز کراچی پہنچے تھے۔ مکرم شاہ صاحب ۲ جولائی ۱۹۵۶ء کو عازم شام ہوئے تھے۔ اور ۸ اکتوبر کو وہاں سے واپس روانہ ہوئے۔

## فرانس کو وزیراعظم تونس کا انتباہ

تونس ۳۰ اکتوبر۔ وزیراعظم تونس مسٹر حبیب بورقیبہ نے پانچ الجزائری رہنماؤں کی گرفتاری کے سلسلے میں اہل فرانس کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنی حکومت پر دباؤ ڈالیں تاکہ وہ الجزائری لیڈروں کو گرفتار رکھنے کی بجائے ان سے بات چیت پر آمادہ ہو جائے۔ مسٹر بورقیبہ نے ساتھ ہی یہ تنبیہ بھی کی ہے کہ اگر اشتعال انگیزی کا سلسلہ جاری رہا اور بدتر حالات پیدا ہو گئے۔ تو سارا تونس اس کی حکومت، فوج، قومی جماعتیں اور عوام فرانس سے متصادم ہو جائیں گے۔ مسٹر بورقیبہ نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ فرانس کے وزیراعظم گائی ہولے تونس سے اپنے تعلقات کا غیر جانبدارانہ جائزہ لیں گے۔

## مسٹر فضل الحق مستعفی نہیں ہوئے

ڈھاکہ ۳۰ اکتوبر۔ کل یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گورنر مشرقی پاکستان مسٹر اے کے فضل الحق اپنے عہدے سے مستعفی نہیں ہوئے ہیں۔ اس ضمن میں گورنر کے سیکرٹریٹ سے جاری کردہ ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ بعض اخبارات کی یہ اطلاع قطعی طور پر غلط اور بے بنیاد ہے۔ کہ گورنر مسٹر فضل الحق اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

## الجزائری لیڈروں پر فرد جرم

پیرس ۳۰ اکتوبر۔ الجزائر کی تحریک آزادی کے پانچ ممتاز لیڈروں پر فرد جرم عائد کر دی گئی ہے۔ ان پر فوج اور قوم میں بددلی پھیلانے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ اگر یہ جرم ثابت ہو جائے تو انہیں موت کی سزا دی جا سکتی ہے۔ ان لیڈروں کو سانتے کی جیل میں رکھا گیا ہے۔ آج ایک فوجی مجسٹریٹ نے انہیں الزامات کی فہرست پڑھ کر سنائی۔ ان لیڈروں کو گزشتہ دنوں مراکش سے تونس جاتے ہوئے گرفتار کیا گیا تھا۔ ان پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

## نام نہاد سری نگر اسمبلی کا فیصلہ

سری نگر ۳۰ اکتوبر۔ مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد اسمبلی نے آج مسودہ آئین کی ایک دفعہ منظور کر لی جس میں کہا گیا ہے کہ ریاست بھارت کا ایک لازمی حصہ ہے۔ اور یہ ہمیشہ بھارت کا حصہ (۴) رہے گی۔ اس دفعہ میں ریاست کی حدود بھی متعین کی گئی ہیں۔ اور ان میں وہ تمام علاقے شامل کئے گئے ہیں جو ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو والیٔ ریاست کے تحت تھے۔

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مشرقی پاکستان سے مکرم مولوی محمد صاحب کا اخلاص نامہ

### پنشن کے روپے میں سے "امانت خاص" کی مد میں تین ہزار روپے کی ترسیل

مکرم مولوی محمد صاحب بی۔ اے موضع احمد نگر ضلع دیناج پور مشرقی پاکستان نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تین ہزار روپے کی رقم بمد امانت خاص تحریک جدید بھجوائی ہے اور دعا کی درخواست کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ضروریات کو پورا کرنے کا سامان فرماتا رہے تاکہ اس جمع شدہ رقم میں سے مجھے روپیہ نکلوانے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے اور یہ رقم اللہ تعالیٰ خدمت سلسلہ کے لئے قبول فرما لے۔

لاہور کا ایک سہ روزہ اخبار انتہائی کذب و افترا سے کام لیتے ہوئے لکھتا ہے کہ مکرم مولوی محمد صاحب جماعت سے بدظن ہو چکے ہیں حالانکہ سلسلہ کے ساتھ ان کے حب و اخلاص کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اپنی پنشن کے روپے میں سے تین ہزار روپیہ خدمت سلسلہ کی نیت سے مرکز میں ارسال کیا ہے۔ ان کے ارسال کردہ انگریزی خط کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ؛ و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

بخدمت اقدس حضرت المصلح الموعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا و مولانا! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

نہایت مؤدبانہ عرض خدمت ہے کہ مجھے اپنی پنشن کا ایک چوتھائی حصہ فروخت کرنے سے ۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو تین ہزار پورا نوے (۳۰۹۲/-) روپے ملے ہیں ان میں سے خاکسار دیناج پور ٹریژری کا ایک ڈرافٹ نمبر ۱۷۰۰۳۹ مؤرخہ ۹ اکتوبر ۱۹۵۷ء مالیتی تین ہزار (۳۰۰۰/-) روپے بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ بمد امانت خاص تحریک جدید حضور اقدس کی خدمت میں ارسال کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔ اس کی رقم سٹیٹ بنک آف پاکستان لاہور سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ حضور اقدس دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری اور میرے اہل و عیال کی ضروریات کو پورا فرماتا رہے تاکہ جمع شدہ رقم میں سے نکلوانے کی ضرورت پیش نہ آئے اور اللہ تعالیٰ جمع شدہ رقم کو سلسلہ کی خدمت کے لئے قبول فرما لے اور مجھے معاف کرتے ہوئے مجھ سے اور میرے اہل و عیال سے راضی ہو۔ آمین

حضور کا ادنیٰ خادم دستخط (محمد) ۱۵/۱۰/۵۷

## درخواستہائے دعا

(۱) میرے خالو جان محترم ملک سعید احمد خاں صاحب اوور سیر کوئٹہ چھاؤنی بہت بیمار ہیں اور ان کی صحت عموماً خراب رہتی ہے۔ حضور پُرنور اور بزرگان سلسلہ سے خصوصاً اور تمام احباب جماعت سے عموماً دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ وہ دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ اے۔ ایس ملک دار الرحمت وسطی ربوہ

(۲) میرا بھتیجا عزیزم ظہور احمد شاہ اسسٹنٹ ایگریکلچرل آفیسر ضعف دل سے بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ اور حقیقی سکون اور تسکین عطا فرمائے۔ آمین حکیم عبد الرحمٰن شاہ ربوہ